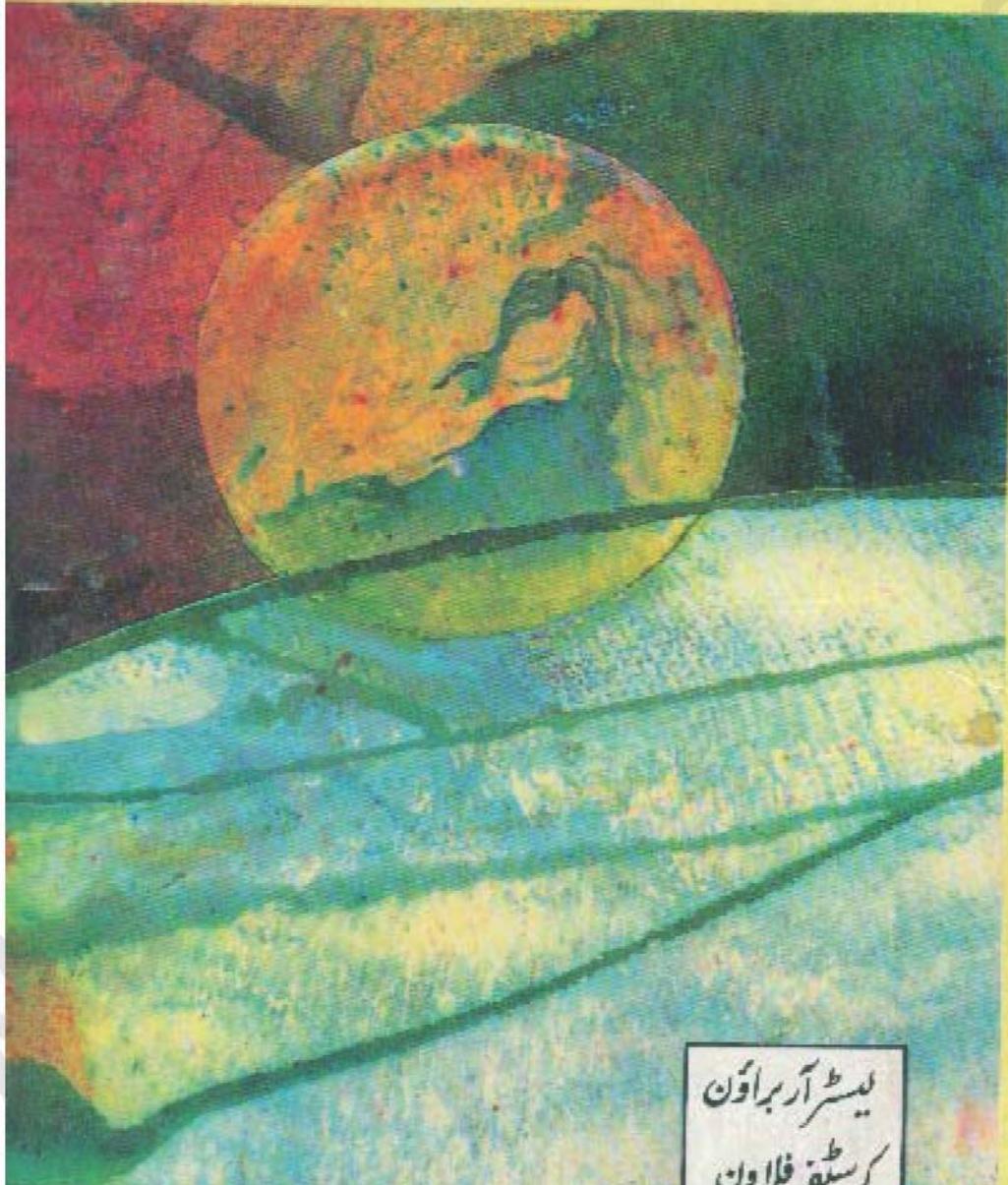


کُرۂ ارض کا تحفظ

ما جوں اور پایہ دار عالمی معیشت کی تشکیل



لیستر آر براؤن
کر سٹفر فلاون
ساندر را پوسٹل

ترجمہ: شیخ ریاض احمد

کرہ ارض کا تحفظ

ماحول اور پائیدار عالمی معیشت کی تشكیل

لیسٹر آر۔ براؤن

کرسنفر فلاون

سانڈرا پوٹل

ترجمہ: شیخ ریاض احمد

مشعل

آر۔ بی 5، سینڈ فلور، عوامی کمپلیکس

عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور 54600، پاکستان

L.R.Brown, C.Flavin
S. Postel: Saving the Planet
Urdu Translation: S.Riaz Ahmed
Published by: MASHAL BOOKS

ایل آر براؤن، سی فلاون
اس پوستل: کرہ ارض کا تحفظ
اُردو ترجمہ: شیخ ریاض احمد
ناشر: مشعل بکس

کرہ ارض کا تحفظ

لیسٹر آر۔ براون، کرسٹفر فلاون، سانڈرا پوٹل

ترجمہ: شیخ ریاض

یہ کتاب دنیا کو خبردار کرنے کے لئے لکھی گئی ہے۔ کرہ ارض کی مثال ایک ایسے جہاز کی ہی ہے جو جلد ہی ڈوبنے والا ہے۔ ہر طرف خطرے کی گھنٹیاں نج رہی ہیں۔ جہاز کو ڈوبنے سے بچانے کے لئے ہنگامی طور پر کاردايیاں کرنے کی ضرورت ہے۔

”کرہ ارض کا تحفظ“ ایک ذہن افروز کتاب ہے۔ اس کتاب میں دنیا بھر میں کئے جانے والے تجربوں کی بنیاد پر ثابت کیا گیا ہے کہ اس کرہ کو ڈوبنے سے بچانے کی شیئنا لوچی ہمارے پاس موجود ہے۔ ضرورت اس BA ت کی کہ حکومتیں اور علمی ادارے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے اپنی کوششیں تیز کریں۔ اور آخر میں کتاب یہ ضروری وارنگ دیتی ہے کہ ”جب تک قومی تیسری دنیا کی بڑھتی ہوئی غربت اور میں الاقوامی عدم مساوات کے جزوں مسئلتوں سے عہدہ بر آئیں ہو گئی اس وقت تک عالمی معیشت اور ماحول کے زوال میں اضافہ ہوتا رہے گا۔“

کرہ ارض کا تحفظ

(ادارتی نوٹ)

یہ کتاب ولڈ وائچ انسٹی ٹیوٹ نے برازیل میں جون 1992ء میں ہونے والی ارتھسٹ کانفرنس کو نظر میں رکھتے ہوئے شائع کی تھی۔ اب اس کتاب کا ترجمہ تھوڑے سے اختصار کے ساتھ اردو میں شائع کیا جا رہا ہے۔ کتاب کا مقصد نہ صرف ماحول کی موجودہ خطرناک صورت حال کی طرف پر زور طریقے سے توجہ دلانا تھی بلکہ اس بات پر اصرار کرنا بھی تھا کہ ماحول کی حفاظت کی خاطر اقدامات سے اقتصادی ترقی کو فCHAN پہنچنے کے اندر یہ غلط مفروضوں پر قائم ہیں۔

ارتھسٹ کانفرنس اتنی کامیاب ثابت نہیں ہوئی جتنی توقع کی جا رہی تھی۔ اس کی سب سے بڑی کامیابی یہ تھی کہ ایجنسڈ 21 منظور کر لیا گیا۔ یہ ایک ایکشن پلان ہے جو ماحول کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ گوکی حکومت کو اس پلان پر عملدرآمد کرنے کے لئے پابند نہیں کیا جاسکا، لیکن بہر حال یہ ایک معیار فراہم کرتا ہے جس کی بنابر حکومتوں کی کارکردگی کا تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔ ارتھسٹ کی سب سے نمایاں ناکامی یہ رہی کہ جنگلات کے تحفظ کے متعلق کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔ اس کانفرنس سے یہ بات قطعی طور پر واضح ہو گئی کہ کرہ ارض کے تحفظ کے لئے جدوجہد ہر سطح پر مزید تیز کرنے کی ضرورت ہے۔

ترتیب

لائف بوٹھ کھول دو!	1
دیباچہ 9	
پیش لفظ 13	
پہلا حصہ۔ پائیدار معيشت کی شکل و صورت 29	
استعداد کار کا انقلاب	2
سمسی تو انائی پر منی معيشت	3
اشیاء کا دوبارہ استعمال اور انہیں کار آمد بنانا	4
حیاتیاتی اساس کا تحفظ	5
آٹھ بلین کے لئے خوراک	6
مستحکم عالمی آبادی	7
دوسرਾ حصہ۔ تبدیلی کے آئے	
افزائش سے پائیدار ترقی تک	8
انسانی بہبود کے بہتر اظہاریے	9
حکومتی ترغیبوں کی تشکیل نو	10
ہریالی کے لیے ٹیکس	11
ماحول پر بنیکاری	12

93

دوسرਾ حصہ۔ تبدیلی کے آئے

140

تیسرا حصہ۔ آنے والے چیزیں

نئی دنیا کیلئے جدوجہد 13

دیباچہ

(اردو ایڈیشن)

انسان کو دوسرے جانوروں سے جو چیزیں ممتاز کرتی ہیں ان میں سے ایک ماحول کو اپنی ضروریات کے مطابق تبدیل کرنے کی صلاحیت ہے۔ قدیم وقت سے انسانوں اپنے اردوگرے ماحول کو اپنے قابو میں لانے کی تگ و دودو میں مصروف ہے تاکہ خود کو آسودہ اور صحیح مندر کھسکے۔ صمعتی اور سائنسی انقلاب نے انسان کو کاس قابل بنادیا ہے کہ ماحول میں موجود مختلف عناصر سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے خود کو کافی حد تک محفوظ رکھ سکیں۔ اگرچہ ابھی انسانیت کا ایک بڑا حصہ کیڑے مکروہوں، پانی، ہوا اور خواراک سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے محفوظ نہیں ہے، لیکن بیماریوں کو پیدا کرنے والے اسباب کو ختم کرنے کے علاوہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے ماحول کے مختلف عوامل اور ان کے درمیان تعلق کو زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکیں اور ان کو قدرتی حالت میں برقرار بھی رکھ سکیں۔

قدرت نے اس کرہ ارض کو ایک خاص توازن سے تخلیق کیا ہے لیکن انسان کی اپنے ہاتھوں پیدا کردہ آلودگی اب اس توازن کو خراب کر رہی ہے۔ تیز رفتاری سے بڑھتی ہوئی آبادی، بنت نئے مصنوعات کا سیلا ب (جتنیں ہم ضروریات زندگی کا نام دیتے ہیں) تو انہی کے مختلف وسائل کا بے پناہ استعمال، گاڑیوں فیکٹریوں مشرنی اور خواراک کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور انسانی ترقی کے دور سے عناصر نے زمین اور حیاتیاتی نظام پر بے پناہ دباوڈالا ہے۔ بلکہ ان حیاتیاتی نظاموں میں انسانی سرگرمیوں کے باعث واضح تبدیلیاں واقع ہو چکی ہیں۔ جنگلات کو کاٹ کر کریا جلا کر صاف کر دیا گیا ہے۔ کھڑے پانی والے علاقوں کو نشک کر دیا گیا ہے۔ زرخیز زمینیں بخوبی ہو چکی ہیں یا ایم و ٹھوڑ کاشکار ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ کھیتوں کو ختم کر کے ہوائی اڈے سڑکیں اور

شہر پھیلائے جا رہے ہیں۔ ندیاں، چھلیں، دریا اور سمندر، فیکر یوں اور شہروں سے خارج ہونے والے فضلات سے آلو دہ ہو چکے ہیں حتیٰ کہ کئی ایک جگہوں پر زیریز میں پانی بھی متاثر ہو چکا ہے۔ جانوروں اور پودوں کی کئی اقسام معدوم ہو چکی ہیں۔

ماحولیاتی مسائل کی جڑیں بہت گہری اور ان گنت ہیں۔

غربت، علم کا نقдан، لالچ، طور اطوار، موسمی اور جغرافیائی ضروریات اور پھر مناسب نیکنالو جی کی عدم دستیابی۔ غربت بجائے خود سب سے بڑی آلو دگی ہے۔ مگر قسمتی سے اسے دور کرنے اور ایک بہتر اور محفوظ نندگی مہیا کرنے کی ہر کوشش کا بوجھ آخر کار قدرتی ماحدل پر ہی پڑتا ہے۔ اور ہمیں کچھ نئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے زمینی وسائل کے کچھ حصے کو خرچ تبدیل یا سرے سے تباہ کرنا پڑتا ہے۔ اس عمل کو ہم ترقی کا نام دیتے ہیں۔ مگر اب سوال صرف ترقی کا نہیں ہے بلکہ پائیدار ترقی کا ہے۔ یعنی زمینی وسائل کو سوچ سمجھ کر اس طرح استعمال میں لا یا جائے کہ ایک تو یہ وسائل اسی حالت میں ہمارے اور آئندہ نسلوں کے لئے دستیاب رہیں، پھر ان کے استعمال سے دوسرے جانداروں کی حق تنافی نہ ہو اور زمینی حیاتیاتی نظام کے توازن میں بھی کسی قسم کا فرق نہ پڑے۔ اس عمل کو تحفظ ماحدل یا بقاءے ماحدل کہتے ہیں۔ ترقی اور بقاءے ماحدل کے درمیان ایک توازن قائم رکھانا آج کے انسان کے سامنے ایک بڑا چیلنج ہے۔ یہ کتاب انہی سوالوں کو سمجھنے اور ان کے جوابات تلاش کرنے کے لئے ہماری یہ نمائی کرتی ہے۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ شاید انسانی تاریخ میں ماحدل بچاؤ اور بقاء کا احساس بھی اتنا زیادہ نہ تھا جتنا کہ آج کے دور میں انسان محسوس کر رہا ہے آج ہم اس کوشش میں ہیں کہ قدرتی ذرائع اور ماحدل کو اگر ہم بہتر نہیں بنائے تو کم از کم ان کو مزید تقاضاں پہنچنے سے بچا سکیں۔ اس مقصد کے لئے دنیا بھر میں تحفظ ماحدل کے لئے قائم سرکاری اور غیر سرکاری اور ارے اور تنظیمیں پوری تندروی سے سرگرم عمل ہیں مگر کیا یہ سب کچھ کافی ہے؟ زیرِ نظر کتاب "کرہ ارض کا تحفظ" یہی سوال اٹھاتی ہے اور دنیا بھر میں درپیش ماحولیاتی مسائل اور ان کے حل کے لئے اب تک کی جانے والی کاوشوں کے تناظر میں اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ یقیناً یہ سب کچھ کافی نہیں ہے۔ گاڑیوں، فکریوں اور شہروں سے پیدا ہونے والے فضلات اور جنگلوں کی کثائی اور آبادی کے پھیلنے کے اعداد و شمار ہمیں بڑھتے ہوئے ماحولیاتی مسائل سے اگاہ تو کرتے ہیں اور ذرائع ابلاغ میں یہ بُرتو دیتے ہیں کہ کرہ ارض گرم ہو رہا ہے، اوزون کی حفاظتی تہہ میں شگاف پڑ گیا، اور

سمدریوں میں بہنے والے تیل اور کوٹے کرکٹ سے سمندری حیات خطرے میں پڑتی جا رہی ہے، مگر ان مسائل کا آخر حل کیا ہے؟ کی یہ ممکن ہے کہ ترقی کے عمل کو روک دیا جائے یا اس کی رفتار کو کم کر دیا جائے؟ ظاہر ہے کہ ایسا ممکن نہیں۔ پھر اس مسئلے کا حل کیا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ کتاب مہیا کرتی ہے کہ ماحول کے لحاظ سے پائیدار علمی معیثیت کی تقلیل کیسے کی جائے۔ اس لحاظ سے یہ ماہرین ماحولیات، اساتذہ اور ترقیاتی پالیسیاں مرتب کرنے والوں کے علاوہ عام قاری کیلئے بھی ایک مفید کتاب ہے، جس کے ذریعے ہم شاہراہ پر گامزن رہا جاسکتا ہے۔

اسے پڑھ کر ہم یہ بات سمجھ سکتے ہیں کہ کسی طرح تو انائی کی استعداد کا کو بڑھانے کیلئے جو قویں روپیہ لگائیں گی اس سے ان کی معیثیت بھی منافع پکش ہوتی چلی جائے گی۔ اور مجموعی طور پر ایسی معیثیت جو تو انائی کی پائیداری سے مسلک ہوگی وہ آلو دگی سے بہت حد تک پاک ہو گی۔ اس عرض کے لئے مشی تو انائی کا استعمال ایک پائیدار علمی نظام کی راہ میں سُنگ میل ثابت ہو گا۔ آج بڑی بڑی صنعتی کمپنیاں اور سائنس دان پیدا اوری عمل میں ایسی تبدیلیاں لانے کی کوشش کر رہے ہیں جن سے منافع زیادہ ہونے کے علاوہ ناکارہ فضلوں کو ختم کیا جاسکے جو صنعتی سامان کی تیاری کے دوران پیدا ہو جاتے ہیں۔

حکومت پاکستان نے معاملے کی ٹکنیکیں کا احساس کرتے ہوئے 1983ء میں تحفظ ماحول کا آرڈننس نافذ کیا جس کے تحت صوبہ پنجاب نے جولائی 1987ء سے ادارہ تحفظ ماحول (ای۔ پی۔ اے) پنجاب قائم کیا۔ اس وقت سے یہ ادارہ بڑھتی ہوئی آلو دگی کو روکنے کے لئے حصتی المقدور کوشش کی ہے۔ عوام الناس میں ماحولیاتی آلو دگی اور اس کے متاثر کی تعلیم، آگہی اور اس کے شعور کو پیدا کرنا ادارہ تحفظ ماحول کا ایک اہم فریضہ ہے۔ جس کی بجا اوری کے لئے تمام ممکنہ ذرائع ابلاغ کو استعمال میں لا یا گیا ہے، پاکستان میں زیادہ تر کڑے، کیمیائی اشیاء، کھاد، چینی، چبرے، کاغذ اور ہلکی مشینی بنا نے کے کارخانے ہیں۔ یہ صنعتیں جہاں ہوا کی آلو دگی پیدا کر رہی ہیں وہاں وہ اپنے گندے اور زہر لیے پانی کی وجہ سے زمین اور پانی کی آلو دگی بھی پیدا کر رہی ہیں۔ اسی طرح شور کی مقدار بھی بڑھ رہی ہے اس سلسلہ میں ادارہ تحفظ ماحول پنجاب نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ عوام الناس میں آلو دگی کے بارے میں شعور پیدا کیا جائے تاکہ ماحول کے تحفظ کی ضرورت کو ان کے ذہنوں میں اجاگر کیا جاسکے۔ یہ بات یقینی ہے۔

کہ اردو زبان میں زیر نظر کتاب بھی عوام میں شعور پیدا کرنے کے لئے ایک اہم پیش رفت ثابت ہو گی۔

اس کتاب میں ان قدر تی ذرائع اور طریقوں کو اپنانے کی سفارش کی گئی ہے جن کو اپنا کرہم مستقبل کی ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں اور ماحول کے تحفظ اور بقاء کو بھی یقینی بنانے سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان مقاصد کے حصول کے لئے حکومتی ترمیمات، بینکاری اور قوانین میں مناسب تبدیلیاں لانا ناجائز ہو گا۔ یہ تبدیلیاں کس طرح سے کی جائیں اس کا ایک مکمل خاکہ یہ کتاب ہمارے سامنے پیش کرتی ہے اور ہم یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ پائیدار معاشرتی نظام جس میں آئندہ نسلوں کے لئے تحفظ ماحول کی یقین دہانی موجود ہو، اس کو قائم کرنے کے لئے ہمارے پاس مہلت بہت کم ہے۔ یہ امر ناجائز ہے کہ منصوبہ جات سرکاری ہوں یا غیر سرکاری ان میں آلو دگی کو روکنے کے لئے پیش بندی نہایت ضروری ہے۔ اور بھی ضروری ہے کہ حالات پر مسلسل اور کڑی نظر کھی جائے۔ پاکستان میں مرکزی اور صوبائی ادارہ تحفظ ماحول وجود میں آچکے ہیں اور ساتھ ہی حکومت نے ایک حکمت عملی بھی موضع کر لی ہے۔ لہذا امید ہے کہ آنے والے وقت میں صحیح منصوبہ بندی سے حالات پر قابو ثابت ہو گی۔ ترجمہ نہایت سلیمانی اور قدرتی انداز میں ہے۔ اس کی روائی سے ایسے لگتا ہیکہ یہ ترجمہ نہیں بلکہ اصل ہے۔

آخر میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ تحفظ ماحول ہم پر لازم ہے کیونکہ اسی میں کہہ ارض کا تحفظ ہے۔

ایم۔ اے۔ سیمی

ڈائریکٹر جنرل ادارہ تحفظ ماحول لاہور